صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

بدھ 27۔اپریل 2016ء 19 رجب 1437 ہجری 27 شہادت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 96

بدھ 27۔اپریل 2016ء

شکر کی طاقت

تری نعمت کی کچھ قلت نہیں ہے تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے
شمار فضل اور رحمت نہیں ہے مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے
یہ کیا احساں ہیں تیرے میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(حضرت مسیح موعود)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

بسم اللہ کے معنے یہ ہیں۔ کہ ہم یہ کام شروع کررہے ہیں اور اسے شروع کرنے سے قبل اللہ تعالیٰ کی مدد چاہتے ہیں جو تمام صفات کاملہ و حسنہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور جس کے اندر کوئی نقص، قصور، کوتاہی، کمی اور کمزوری متصور نہیں ہوسکتی۔ خصوصاً ہم خدا تعالیٰ کو اس کی دو صفات کا واسطہ دیتے ہیں ایک اس کی صفت رحمانیت کا اور دوسرے اس کی صفت رحیمیت کا۔

رحمان کے معنے یہ ہیں کہ بغیر ہمارے کسی عمل کے وہ ہم پر انعام کرتا ہے جیسا کہ اس نے ہماری پیدائش سے قبل بلکہ بنی نوع انسان کی پیدائش سے بھی قبل ان گنت اور بے شمار چیزیں پیدا کیں تا جب انسان اس دنیا میں پیدا کیا جائے تو وہ ان سے فائدہ اٹھانے والا ہو۔ اب وہ اشیاء جو میری، آپ کی اور ہر انسان کی پیدائش سے ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں سال پہلے سے پیدا کی گئی ہیں کہ وہ ہمیں فائدہ پہنچائیں۔ ان کے متعلق کوئی عقل بھی یہ تصور نہیں کرسکتی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کو ہمارے کسی عمل کے نتیجہ میں پیدا کیا تھا۔ کیونکہ اس وقت نہ ہم تھے اور یہ نہ ہمارا عمل تھا اور خدا تعالیٰ نے ان اشیاء کو پیدا کردیا تھا۔

پھر خدا تعالیٰ کا یہ فعل صرف ماضی کے ساتھ ہی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ اگر ہم سوچیں، غور کریں اور تدبر سے کام لیں۔ تو ہمیں یہ نظر آتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفت (یعنی رحمان) ہر آن ہماری حفاظت کررہی ہے۔ یہ ہر آن ہمیں بہت سے دکھوں اور پریشانیوں سے بچا رہی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی ان نعمتوں کے حصول کے لئے کوئی کام کیا ہے یا نہیں کیا۔

سائنس نے اس زمانہ میں بہت زیادہ ترقی کرلی ہے اور منجملہ ان علوم کے جو انسان نے حاصل کئے ہیں ایک بڑا دلچسپ علم یہ بھی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک ہر لحظہ ہزاروں خطرات میں سے گزرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت جوش میں نہ آئے۔ تو ان ہزاروں خطرات میں سے کوئی ایک خطرہ بھی ہمارے لئے مہلک ثابت ہوسکتا ہے۔ غرض ہر آن ہم ہزاروں خطرات میں سے گزر رہے ہیں اور ہر آن خدائے رحمان کی ہزاروں تجلیاں ہماری حفاظت کے لئے ہورہی ہیں۔ رحیم کے معنے ہیں ہمارا وہ رب جو ہماری ان محنتوں اور اعمال کو ضائع نہیں کرتا جو ہم خلوص نیت کے ساتھ اس کی راہ میں یا اس کے کہنے کے مطابق بجالاتے ہیں۔ ایک جاہل انسان جو اپنے خدا کو پہچانتا نہیں اور اس کی شناخت اُسے حاصل نہیں۔ سمجھتا ہے کہ میں اپنی کوشش اور اپنے زور سے کوئی کام کرلیتا ہوں۔ لیکن اس کا خیال درست نہیں۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص اپنے کمرہ میں پاؤں سے جوتی اتارے بیٹھا ہے۔ اُس نے نماز یا کسی اور کام کے لئے باہر جانا ہے۔ سامنے اس کی جوتی پڑی ہے۔ پھر ایک جسم میں طاقت ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ باہر آجکل بڑی شدید گرمی پڑ رہی ہے۔ اگر میں جوتی پہن کر جاؤں تو میں تمازت سے بچ جاؤں گا۔ اور ایسے حقیر اور چھوٹے سے عمل سے میں فائدہ اٹھاؤں گا۔ لیکن یہ اس کی غلطی ہے کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت اس موقع پر اس کے لئے جلوہ گر نہ ہوگی وہ اس چھوٹے سے کام کے کرنے کا بھی اہل نہیں ہوسکتا ہے۔ کہ وہ جوتی جس کو پہننے کا وہ ارادہ کررہا ہے اس کو فائدہ اور آرام پہنچانے کی بجائے موت یا تکلیف کا باعث بن جائے بسا اوقات ایسے بھی ہوتا ہے کہ ایک انسان کبر اور غرور کی وجہ سے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ ایک معمولی اور حقیر سا کام ہے میں اسے اپنی طاقت اور زور سے بجالاسکتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کو یاد رکھے بغیر جوتی میں پاؤں ڈالتا ہے۔ وہاں ایک سانپ بیٹھا ہوتا ہے یا اس کے اندر کوئی بچھو چھپا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اس کو ڈس لیتا ہے اور یا تو وہ اس کی ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے یا اسے شدید درد اور تکلیف میں مبتلا کردیتا ہے۔ اب دیکھو یہ کتنا معمولی اور حقیر سا فعل ہے۔ ہم کمرے سے باہر جانے کے لئے جوتی پہننا چاہتے ہیں۔ لیکن (دین) ہمیں یہ کہتا ہے کہ اس کام کے کرنے سے پہلے بھی تم بسم اللہ پڑھ لو۔ تا تمہارے لئے خدا تعالیٰ کی صفات رحمان اور رحیم کا جلوہ ظاہر ہو۔ اگر تم ایسا نہ کروگے تو ممکن ہے کہ اس جوتی کا پہننا تمہارے لئے ہلاکت یا تکلیف کا باعث بن جائے۔

داخلہ معلمین وقف جدید

ایسے احمدی نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور وقف جدید کے تحت معلم بن کر اپنی زندگی وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ وہ اپنی درخواست مکمل کوائف والد/ سرپرست کے دستخط، ایک تصویر، شناختی کارڈ/ ب فارم کی کاپی، رزلٹ کارڈ کی کاپی (رزلٹ آنے پر) اور صدر صاحب/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو ارسال کریں۔ رابطہ کیلئے فون نمبر بھی تحریر کریں۔ مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کردیا جائے گا۔

شرائط برائے داخلہ

☆ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
☆ میٹرک پاس امیدواران کیلئے عمر کی حد 20 سال اور انٹرمیڈیٹ کیلئے 22 سال ہے۔
☆ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔
☆ مقامی جماعت کے صدر صاحب/ امیر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

ہدایات

قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں ۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، دینی معلومات، نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔
مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبر 047-6212368 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

پریس ریلیز

از مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ

2015ء۔ احمدیوں کے انسانی حقوق کی پامالی کا سلسلہ مزید بڑھ گیا

احمدیوں پر منظّم قاتلانہ حملے کئے گئے۔ محض عقیدہ کے اختلاف کی بنا پر احمدیوں کو قتل کئے جانے کا سلسلہ جاری رہا

بلدیاتی انتخابات میں امتیازی انتخابی فہرست بنا کر احمدیوں کو حق رائے دہی سے محروم رکھا گیا

جہلم میں قرآن پاک کی توہین کا بے بنیاد الزام عائد کر کے فیکٹری اور احمدیوں کے گھروں کو جلا دیا گیا

ایسا شر انگیز لٹریچر کھلے عام شائع کر کے تقسیم کیا جا رہا ہے جس میں احمدیوں کے سماجی و معاشی بائیکاٹ سے لے کر قتل تک کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ سرکاری انتظامیہ کی اس ضمن میں معنی خیز خاموشی کا حکومتی سرپرستی کے سوا کیا مطلب ہے؟؟؟

پنجاب حکومت نے متحدہ علماء بورڈ کی بلا جواز سفارش پر جماعت احمدیہ کے جملہ لٹریچر کو ممنوع قرار دیا

2015 میں اردو پریس کی طرف سے بے بنیاد اور اشتعال انگیز خبروں کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔
دوران سال 1570 سے زائد خبریں اور 334 سے زائد مضامین مخالفانہ پراپیگنڈے کے طور پر شائع کئے گئے۔

احمدیوں کے بنیادی انسانی حقوق فوری بحال کئے جائیں۔ احمدیوں کے خلاف امتیازی قوانین ختم کئے جائیں

ربوہ (پ ر) جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے جماعت احمدیہ کے خلاف 2015ء کے دوران ہونے والے ظلم وستم پر مبنی سالانہ رپورٹ پریس کو جاری کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال احمدیوں کے خلاف جاری نفرت و تشدد کی لہر میں نمایاں اضافہ ہوا۔ وہ سلسلہ جو جماعت احمدیہ پر مظالم اور ایذا رسانی کا طویل عرصے سے جاری ہے اپنی انتہا کو پہنچ رہا ہے۔ جبکہ قانون نافذ کرنے والے ادارے معاندین کے ہاتھوں میں مسلسل کھیل رہے ہیں۔

ترجمان نے کہا کہ 20 نومبر 2015ء کو جہلم میں قرآن پاک کی توہین کا بے بنیاد الزام عائد کر کے ایک احمدی مالک کی فیکٹری پاکستان چپ بورڈ پر منظّم حملہ کیا گیا اور فیکٹری اور احمدیوں کے گھروں کو نذر آتش کیا گیا۔ اس حملہ میں احمدیوں کی جانیں بمشکل بچائی جا سکیں۔ اگلے روز کالا گجراں ضلع جہلم میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی موجودگی میں جماعت احمدیہ کی عبادت گاہ پر حملہ کر کے اندر موجود سامان کو گلی میں رکھ کر آگ لگا دی گئی۔

سال 2015ء کے دوران متحدہ علماء بورڈ کی سفارش پر حکومت پنجاب نے جماعت احمدیہ کے کثیر لٹریچر کو ممنوع قرار دے دیا۔ جبکہ ایسی کوئی نشاندہی حکومت نہیں کر سکی کہ اس میں کون سا مواد شر انگیز ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں نفرت انگیز مواد کی موجودگی بعید از قیاس ہے کہ جماعت احمدیہ کا تو ماٹو ہی ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ہے۔ اس وقت عملی طور پر یہ صورتحال ہے کہ احمدیوں کے لئے بھی اپنے لٹریچر تک رسائی ناممکن بنا دی گئی ہے۔ جو کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 20 کی واضح خلاف ورزی ہے۔

ترجمان نے احمدیوں سے امتیازی سلوک کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ 2015ء کے بلدیاتی انتخابات کے موقع پر ایک بار پھر مذہبی بنیادوں پر امتیازی سلوک کرتے ہوئے صرف احمدیوں کے لئے الگ ووٹر لسٹ بنائی گئی اور احمدیوں کو مجبور کر دیا گیا کہ وہ اپنے ضمیر کی آواز پر ان انتخابات میں حصہ نہ لے سکیں۔ اس حوالے سے جماعت احمدیہ کے موقف کو اشتہار کی صورت میں عوام کے سامنے لانے کی کوشش کی گئی لیکن اخبارات نے اس اشتہار کو قیمتاً شائع کرنے سے انکار کر دیا۔

ترجمان نے کہا کہ احمدیوں کے حوالے سے کی گئی امتیازی قانون سازی کو آڑ بنا کر حکومت نے انتہا پسندوں کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 1984ء کے امتیازی قوانین بنیادی انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزی ہیں اور آئین پاکستان نیز قائداعظمؒ کے تصور پاکستان کی روح کے منافی ہیں، لہٰذا ان قوانین کو فوری طور پر ختم کیا جائے اور لاکھوں پاکستانی احمدیوں کے انسانی حقوق بحال کئے جائیں جو بحیثیت پاکستانی ان کا حق ہے۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان کے مطابق 1984ء کے بد نام زمانہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے جاری ہونے کے بعد سے اب تک احمدیوں کو سیاسی، سماجی اور قانونی طور پر امتیازی سلوک کا سامنا ہے جو ایک معاشرے کے افراد کے یکساں اور مساوی بنیادی حق کی نفی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان امتیازی قوانین کے جاری ہونے کے بعد سے 31 دسمبر 2015ء تک 248 احمدی عقیدہ کے اختلاف پر قتل کئے جا چکے ہیں۔ جبکہ 323 احمدیوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے 27 عبادت گاہوں کو مسمار کیا گیا جبکہ 32 کو انتظامیہ نے سیل کر دیا۔ 16 عبادت گاہوں پر مخالفین نے غیر قانونی طور پر قبضہ کر لیا۔ 39 افراد کی تدفین کے بعد قبر کھود ڈالی گئی اور 65 احمدیوں کی مشترکہ قبرستان میں تدفین نہیں ہونے دی گئی۔ ترجمان نے کہا کہ احمدیوں کی زندگیاں تو پہلے بھی محفوظ نہیں تھیں اب دنیا سے گزرنے والے احمدی بھی معاندین اور انتظامیہ کی مشق ستم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سال 2 احمدیوں کو محض عقیدہ کی بنیاد پر قتل کیا گیا۔

مذہبی تعصب کی بناء پر متعدد احمدی پابند سلاسل ہیں۔ جن میں جماعت احمدیہ کے ترجمان روزنامہ الفضل کے پرنٹر اور پبلشر طاہر مہدی امتیاز احمد بھی شامل ہیں۔ جماعت احمدیہ کے لٹریچر کو ممنوع قرار دے کر ایک بے بنیاد مقدمہ میں ربوہ کے بزرگ دکاندار عبدالشکور کو آٹھ سال کی قید سنائی گئی ہے۔

ترجمان نے کہا کہ ملک میں عموماً اور پنجاب اور سندھ میں خصوصاً ایسا شر انگیز لٹریچر کھلے عام شائع کر کے تقسیم کیا جا رہا ہے جس میں احمدیوں کے سماجی و معاشی بائیکاٹ سے لے کر قتل تک کی ترغیب دی جا رہی ہے جس کے نتیجے میں متعدد ناخوشگوار واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ سرکاری انتظامیہ کی اس ضمن میں معنی خیز خاموشی کا حکومتی سرپرستی کے سوا کیا مطلب ہے؟؟؟

ترجمان جماعت احمدیہ کے مطابق سال 2015ء کے دوران بھی ربوہ میں، جہاں 95% احمدی آباد ہیں احمدیوں کو کسی قسم کے مذہبی اجتماع یا جلسہ کی اجازت نہ دی گئی۔ یہاں تک کہ احمدیوں کو کھیلوں کے پروگرام کھلے عام منعقد کرنے کی آزادی نہیں۔ جب کہ معاندین کو کھلے عام اجازت دی گئی کہ وہ ربوہ سے باہر کے افراد کو ربوہ میں جمع کر کے جب چاہیں جہاں چاہیں، جلسہ کریں اور ربوہ میں جلوس نکالیں چنانچہ احمدی مخالف تنظیموں نے ربوہ میں آ کر جلسے کئے جن میں احمدی اکابرین کو غلیظ گالیاں دی گئیں اور حاضرین کو اکسایا کہ وہ احمدیوں کو قتل کریں۔ ایسے عناصر کے خلاف کسی قسم کی قانونی کارروائی دیکھنے میں نہیں آئی۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے تعلیمی میدان میں احمدیوں کے ساتھ کی جانے والی ناانصافیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ 70 کی دہائی میں حکومت وقت نے تعلیمی ادارے بھی قومیا لئے تھے جن میں جماعت احمدیہ کے تعلیمی ادارے بھی شامل تھے۔ ڈی نیشنلائزیشن کی پالیسی کے نفاذ کے بعد جماعت نے سرکاری قواعد و ضوابط کے مطابق خطیر رقم سرکاری خزانے میں اپنے تعلیمی اداروں کی واپسی کیلئے جمع کرائی۔ مگر حکومت نے آج تک جماعت احمدیہ کے تعلیمی ادارے واپس نہیں کئے جبکہ اسی پالیسی کے تحت متعدد تعلیمی ادارے ان کے اصل مالکان کو واپس ہو چکے ہیں۔ عقیدے کے اختلاف کو بنیاد بنا کر صرف احمدیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کب تک جاری رہے گا؟؟؟

ترجمان نے کہا کہ آج فرقہ واریت، قتل و غارت گری اور انتشار اپنے عروج پر ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس بھیانک صورتحال کے نکتہ آغاز پر غور کیا جائے، جب ریاست نے مذہب میں مداخلت کی اور امتیازی قوانین بنائے۔ پاکستان میں مذہبی انتہا پسندوں کے ہاتھوں امن و امان کی بگڑتی صورتحال مذہبی معاملات میں ریاست کی مداخلت کا شاخسانہ ہے۔ آج حالات میں بہتری لانے کے لئے لازم ہے کہ ایسے امتیازی قوانین کو کالعدم قرار دیا جائے جن کے نفاذ نے پاکستان کا تشخص تباہ کر دیا ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے پاکستان کے انصاف پسند حلقوں سے کہا ہے کہ وہ حکومت پر زور دیں کہ وہ مذہبی تعصّبات کے خاتمے کے لئے موثر اقدامات کرے تاکہ وطن میں فرقہ واریت اور تعصب کا خاتمہ ہو سکے اور ہمارا پیارا پاکستان حقیقی ترقی اور امن و سلامتی کی راہوں پر گامزن ہو سکے۔

مولوی محمد صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان

تقریر جلسہ سالانہ 1962ء

بنگلہ دیش سابقہ مشرقی پاکستان میں احمدیت کی تاریخ

آغاز تا 1962ء

(قسط اول)

صوبہ بنگال کا مشرقی حصہ جو سترہ اضلاع پر مشتمل ہے۔1947ء میں تقسیم ملک کے بعد سے مشرقی پاکستان کہلاتا ہے۔مشرقی پاکستان سرسبز و شاداب اور آب رواں کی سرزمین ہے۔اس قدرتی ماحول اور آب و ہوا کے مطابق یہاں کے باشندوں کے دل و مزاج میں بھی نرمی اور قبولیت صداقت کا مادہ نمایاں رنگ میں پایا جاتا ہے اور یہاں کے لوگوں میں مذہبی رجحان بھی نمایاں ہے۔یہی وجہ ہے کہ جب بھی اس علاقے میں کوئی مذہبی تحریک چلائی گئی ہے۔اس نے یہاں پر کامیابی وقبولیت حاصل کی۔چنانچہ اسلام بھی جب صدر اول میں یہاں پہنچا۔تو اسلامی پایہ تخت کے بہت دور ہونے کے باوجود اس کو خاص قبولیت حاصل ہوئی اور اکثریت یہاں کی مسلمان ہے..........احمدیت کی سرسری خبر سن کر بنگال کے بہت سے لوگوں نے لبیک کہا۔یہ ان کی طبعی صداقت پسندی پر دال ہے۔یہاں کے باشندے زبان کے اختلاف،مرکز سے دوری اور احمدیت کے لٹریچر سے ناآشنائی کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی طرف کشاں کشاں کھچے چلے آرہے ہیں۔

ظہور مسیح ومہدی کی پہلی خبر

1903ء میں برہمن بڑیہ ضلع ٹپارہ کے ایک وکیل منشی محمد دولت خان صاحب نے حضرت حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی ایجاد کردہ،ایک ٹانک دوا مفرح عنبری کی ایک ڈبیہ لاہور سے بذریعہ پارسل منگوائی۔اس پارسل کے اندر حضرت قریشی صاحب نے ظہور مسیح ومہدی اور حضرت مسیح موعود کے دعاوی سے متعلق بعض اشتہارات ارسال فرمائے۔منشی صاحب نے بغرض تحقیق برہمن بڑیہ کے قاضی و مقامی ہائی سکول کے ہیڈ مدرس مولانا سید عبدالواحد صاحب کو دیئے۔جناب مولانا صاحب موصوف نے بڑے اشتیاق اور سنجیدگی کے ساتھ احمدیت کے بارہ میں تحقیق وجستجو شروع کر دی۔جو 1903ء سے 1912ء تک جاری رہی۔اس سلسلہ میں ان کی حضرت مسیح موعود سے خط و کتابت بھی جاری رہی۔حضرت مسیح موعود نے ان کے سوالات کا جواب ایک کتاب کے اندر بڑی تفصیل کے ساتھ دیا ہے۔حضرت اقدس نے انہیں قادیان آنے کے لئے بھی بلایا۔اور یہ لکھا کہ آمد ورفت کا خرچہ خود حضرت اقدس برداشت فرمائیں گے۔حضرت اقدس نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ گو اعتراضات مخالفانہ ہیں مگر ان کے اندر سے رشد وسعادت کی بُو آتی ہے۔اس لئے ایک رشید کے لئے خرچ کرنا موجب ثواب ہے اور یہ بھی تحریر فرمایا کہ آپ کو یہاں آنے کے بعد تسلی نہ ہوئی تو اس رقم خرچ کردہ کے لئے مجھ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

پہلی بیعت

انہی ایام میں چٹاگانگ کے تھانہ انوارا موضع بٹتلی کے رہنے والے جناب احمد کبیر نور محمد صاحب ولد محمد وراثت اللہ عرف دراجت اللہ بسلسلہ ملازمت لوئر برما میں بمقام شوجان مقیم تھے وہاں پر اسی اثناء میں انہیں پنجاب میں مسیح موعود کے ظہور کی خبر پہنچی۔اس کے بعد جبکہ وہ بغرض تبدیلی آب وہوا یوپی وغیرہ علاقوں میں سفر کرتے ہوئے دہلی پہنچے۔تو وہاں انہوں نے حضرت مسیح موعود کے خلاف بہت سی ایسی باتیں سنیں۔جن سے ان کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ قادیان جا کر اصل حالات معلوم کریں۔چنانچہ وہ اپنی تسلی کیلئے قادیان دارالامان پہنچے اور حضرت مسیح موعود سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔اور تمام حالات دیکھے اور آپ سے گفتگو کرنے کے بعد حقیقت وصداقت ان پر روشن ہوگئی اور وہ حضرت اقدس کے ہاتھ پر بیعت کر کے واپس اپنے وطن چٹاگانگ چلے آئے اور نہایت سرگرمی کے ساتھ احمدیت کی اشاعت میں دیوانہ وار مشغول ہوگئے۔اس کے نتیجہ میں انہیں سخت مخالفت کا مقابلہ کرنا پڑا۔

حضرت نور محمد صاحب اپنی سرگرمیوں کی رپورٹ بغرض دعا حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ارسال کرتے۔بعض رپورٹیں اخبار بدر قادیان میں شائع بھی ہوئیں۔جو اخبار مذکورہ کی 1907ء کی اشاعتوں میں موجود ہیں۔مقدمات بھی شروع ہو گئے۔جن کے اخراجات برداشت کرنے کی وہ استطاعت نہ رکھتے تھے۔اس سلسلہ میں حصول مالی امداد کے لئے وہ برہمن بڑیہ بھی گئے۔اور مولانا سید عبدالواحد صاحب سے ملاقات کی کیونکہ انہیں یہ معلوم ہو چکا تھا کہ جناب مولانا صاحب سلسلہ کی طرف میلان رکھتے ہیں۔اس وقت ملک برہمن بڑیہ میں کوئی احمدی نہیں ہوا تھا۔

حضرت نور محمد صاحب نے وفات مسیح معروف بہ ذوالفقار علی کے نام سے ایک رسالہ بھی تصنیف فرمایا جو کلکتہ سے شائع کروایا گیا تھا۔اللہ تعالیٰ نے مشرقی پاکستان میں احمدیت کے نور کو پھیلانے کے لئے آپ ہی کے ذریعہ اولین اشاعت کا کام لیا۔خاص کر چٹاگانگ کے علاقہ میں آپ نے بہت دعوت الی اللہ کی۔کئی مناظرات بھی کئے۔آپ کا سن وفات صحیح طور پر معلوم نہیں ہوسکا۔آپ اپنے گاؤں بٹتلی میں مدفون ہیں۔

دوسری بیعت

انہی ایام میں ضلع میمن سنگھ کے جناب رئیس الدین خان صاحب علاقہ برما میں دریائے ایراوتی کے قریب مقام ماگوئی میں بطور پوسٹ ماسٹر مقیم تھے۔انہیں اردو اخبار و رسائل پڑھنے کا شوق تھا۔بعض زیرمطالعہ مخالف رسالوں کے ذریعہ انہیں پہلی مرتبہ حضور کے متعلق علم حاصل ہوا۔پھر انہی دنوں دو پنجابی احمدی دوستوں سے انہیں احمدیت کا لٹریچر حاصل ہوا وہ اس طرح کہ ایک مرتبہ ان دونوں احمدیوں نے ایک مسجد میں بعد نماز جمعہ احمدیت کا پیغام پہنچایا تو لوگوں نے انہیں مسجد سے نکال دیا۔اس وقت مسجد میں جناب خان صاحب بھی موجود تھے۔اسی روز وہ دونوں دوست ان سے قیام گاہ پر آ کر ملے۔انہوں نے آپ کو جاتے ہوئے کتاب پڑھنے کیلئے دی۔

اس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ حضرت رئیس الدین خان صاحب پر احمدیت کی صداقت روشن ہو گئی۔اور وہ اسی وقت حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے بےتاب ہوگئے۔قادیان کا سفر اختیار کیا۔قادیان جا کر جناب خان صاحب نے حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔قادیان میں انہوں نے 15 روز تک قیام کیا۔وہ فرماتے تھے کہ جب وہ قادیان کے پاس پہنچے تو ایک جگہ گھوڑے پر پانی عبور کرنا پڑا۔جہاں ان کے کچھ کپڑے بھیگ گئے۔جب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور اقدس نے ان سے شفقت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ آپ کو کوئی چوٹ تو نہیں آئی۔حضرت اقدس کے اس کریمانہ برتاؤ کا ان کے دل پر گہرا اثر ہوا۔ان کو دیکھنے والے لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی ان سے لوگ حضرت مسیح موعود کے متعلق دریافت کرتے کہ انہوں نے آپ کو کیا دیکھا تھا تو ان پر ہمیشہ رقت کی حالت طاری ہو جاتی اور آنکھیں ڈبڈبا آتی تھیں اور آواز بھرا جاتی۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان سے کوئی غیرمعمولی قیمتی و بےنظیر ہیرا کھو گیا ہے۔

ان کا طرز دعوت خاص نوعیت کا حامل تھا آپ فرمایا کرتے تھے کہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنا چاہئے۔**اپنی بیوی کو روزانہ اخبار بدر پڑھ کر سنایا کرتے** اور بعض دفعہ ان کی بیوی بھی سنایا کرتی اور یہی ان کی دعوت تھی۔جناب خان صاحب کی بیعت کے سات آٹھ ماہ بعد ان کی بیوی نے خواب میں حضرت مسیح موعود کو اوائل زمانہ کی پگڑی پہنے دیکھا اور اس کے بعد بذریعہ چٹھی 1908ء میں بیعت کر لی۔حضرت رئیس الدین خان صاحب کے ذریعہ سے ان کے گاؤں اور گردونواح میں ان کے رشتہ دار سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔اگست یا ستمبر 1921ء میں آپ نے انتقال فرمایا آپ اپنے گاؤں ناگرگاؤں میں مدفون ہیں۔

پبلک کا ایک اجتماع

1908ء کے آخر میں علاقہ برہمن بڑیہ کی پبلک نے ایک اشتہار کے ذریعہ تمام علماء کو برہمن بڑیہ کی عیدگاہ میں ایک مقررہ تاریخ پر جمع ہو کر اس بات کا فیصلہ کرنے کے لئے دعوت دی کہ مولوی سید عبدالواحد صاحب جس مہدی ومسیح موعود کے بارے میں تحقیقات کر رہے ہیں اور اس طرف مائل بھی ہو گئے ہیں آیا وہ سچے ہیں یا جھوٹے۔اس موقعہ پر سینکڑوں روپے خرچ کر کے غیر از جماعت نے کلکتہ سے مولوی عبدالوہاب بہاری اور دوسرے ایک بڑے مولوی کو منگوالیا۔مگر جلسہ میں مقررہ امور پر گفتگو کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہوئی۔مولانا سید عبدالواحد صاحب کے دلائل و براہین اور عالمانہ زور بیان کو دیکھ کر سب غیر از جماعت گھبرا گئے۔پبلک نے جلسہ کو تتر بتر کر دیا۔اس کے بعد بھی مولانا صاحب موصوف نے اپنی تحقیق جاری رکھی۔اسی اثنا میں بوگرا کے مولوی مبارک علی صاحب جو سکول ٹیچر تھے ان کو بذریعہ ریویو آف ریلیجنز احمدیت کا پیغام ملا۔اور وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے اوائل زمانہ میں بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوگئے۔

اسی طرح ضلع مرشد آباد تحصیل سالار موضع شاہ پور کے سید عبدالخالق صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نے 1908ء میں حضرت خلیفہ اول کے زمانہ میں بیعت کی۔ان کے ذریعہ سے ان کے بھانجے حافظ طیب اللہ صاحب ساکن بھرت پور ضلع مرشد آباد کو احمدیت کی آواز پہنچی اور بعد تحقیقات وہ 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانہ میں بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوگئے۔ان کے ذریعہ سے بفضلہ تعالیٰ بھرت پور،ابراہیم پور اور کرشنا پور مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں۔جناب حافظ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ احمدیت کی قبولیت کے ساتھ انسان کو ساری دنیا کی مخالفت اپنے سر لینی اور اپنے نفس پر گویا ایک موت وارد کرنی پڑتی ہے جس کے بعد نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔

جناب مولانا عبدالواحد کی بیعت

1912ء میں علاقہ برہمن بڑیہ کے باشندوں نے چندہ اکٹھا کر کے مولانا سید عبدالواحد صاحب کی احمدیت سے متعلق تحقیق کو کسی ٹھوس فیصلے تک پہنچانے کیلئے جناب مولانا صاحب موصوف اور ان کے ہمراہ تین اور اصحاب چوہدری امداد علی صاحب منشی دھانو میاں صاحب اور دلاور علی صاحب کو قادیان بھیجا۔جناب مولانا صاحب موصوف دوران سفر ہندوستان کے مختلف شہروں جیسے لکھنؤ۔بریلی۔شاہجہان پور۔ٹونک اور دہلی کے علماء مثلاً مولانا شبلی نعمانی،مولوی عبداللہ صاحب مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی،مولانا ثناءاللہ صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ مسائل اختلافیہ

کے بارہ میں تبادلہ خیالات کر کے قادیان پہنچے۔ احباب اس دلچسپ سفر کے سبق آموز واقعات اور پُراز معلومات وتفصیلات جناب مولانا صاحب کی خودنوشت آپ بیتی میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

قادیان پہنچ کر آپ نے دو ہفتہ قیام کیا اور بالآخر یکم نومبر 1912ء میں بعد نماز جمعہ حضرت خلیفہ اول کے دست مبارک پر اپنے تینوں ساتھیوں سمیت بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ دلاور علی صاحب حصول تعلیم کیلئے قادیان ٹھہر گئے اور باقی دوست جناب مولانا صاحب کے ہمراہ برہمن بڑیہ واپس چلے آئے۔ واپسی کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے مولانا سید عبدالواحد صاحب کو اپنے ہاتھ پر بیعت لینے کی اجازت مرحمت فرمائی اور اس اجازت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی ان کی وفات تک جاری رکھا۔

علاقہ برہمن بڑیہ میں ایک عرصہ دراز تک جو تحقیقاتی رنگ میں ایک مہم چل رہی تھی وہ حضرت مولانا صاحب اور ان کے ساتھیوں کے واپس پہنچنے پر احمدیت کی سچائی کی کھلی دعوت میں تبدیل ہوگئی۔ ایک طرف مخالفین کی طرف سے ہنگامے برپا ہوتے رہے اور دوسری طرف بیعت کا سلسلہ جاری ہو گیا خاکسار نے ان کے ہاتھ کا مرتب کردہ رجسٹر بیعت ملاحظہ کیا ہے۔ 1912ء سے 1921ء تک ان کے ذریعہ سے جو بیعتیں ہوئیں ان کی تعداد ایک ہزار سولہ تھی۔ اس کے بعد بھی ان کی وفات تک بیعت کا سلسلہ جاری رہا۔ مگر اپنی طویل علالت کے باعث وہ انہیں ریکارڈ میں نہیں لا سکے۔ مارچ 1926ء میں انہوں نے انتقال فرمایا اور بیت احمدیہ برہمن بڑیہ کے احاطہ میں مدفون ہیں۔

پہلا مرکزی وفد

مارچ 1913ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بزرگان سلسلہ کا ایک وفد بنگال بھیجا جس میں حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب امیر وفد۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور ان کے ساتھ قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق دہلی وفاروق، قادیان مولوی ابو یوسف صاحب اور مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی تھے۔ یہ پہلا وفد تھا جو قادیان سے بنگال بھیجا گیا۔

بوگرا کے مولوی مبارک علی صاحب جو چاٹگاؤں میں سکول ٹیچر تھے۔ دینی علم حاصل کرنے کے لئے لمبی رخصت لے کر دسمبر 1913ء کو قادیان پہنچے۔ حضرت خلیفہ اول کی وفات کے وقت وہ قادیان ہی میں تھے اور انتخاب خلافت ثانیہ میں شامل ہونے کا شرف انہیں نصیب ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ قادیان کے مقامی اور بیرونجات سے آئے ہوئے احمدیوں کی پچانوے فیصد بالا تفاق رائے سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خلیفہ منتخب ہوئے۔ خلیفہ منتخب ہو کر حضور اقدس نے جہاں منکرین خلافت کے فتنہ کا مقابلہ کیا۔ وہاں بنگال کے لئے بھی کلکتہ میں مربی بھیجا۔

بنگال میں خلافت کی بیعت لینے کیلئے حضرت مصلح موعود نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو برہمن بڑیہ بھیجا۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے بیعتیں بھجوانے کے علاوہ برہمن بڑیہ کے احمدیوں کو منظّم کر کے نظام جماعت قائم کیا۔ بصورت انجمن بنگال میں جماعت احمدیہ کی یہ پہلی تنظیم تھی اور اس انجمن کے پہلے پریذیڈنٹ حضرت مولانا سید عبدالواحد صاحب مقرر ہوئے جو بعد میں صوبائی امیر ہوئے اس انجمن کا نام ڈسٹرکٹ انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ رکھا گیا۔ تاہم اس وقت کوئی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ ہر جمعہ ایک بکس میں احباب جو رقم ڈالتے تھے مہینہ ختم ہونے پر وہ جمع شدہ رقم مرکز میں بھجوادی جاتی تھی۔ سب سے پہلے سال مبلغ 75 روپے مرکز سلسلہ قادیان میں بھجوائے گئے تھے۔ اب بفضل اللہ تعالیٰ جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کا مجموعی چندہ سالانہ 75 ہزار روپے کے لگ بھگ ہے۔

اسی سال مولوی مبارک علی صاحب کے ذریعہ سے ان کے والد اور بھائی نے قادیان جا کر بیعت کی۔ پھر اسی سال مولوی صاحب موصوف خود بھی دوبارہ قادیان گئے اور ان کی درخواست پر حضور اقدس نے بنگال میں دعوت الی اللہ کی غرض سے حضرت مولانا حافظ روشن علی صاحب کو ان کے ہمراہ بھیجا۔ حضرت حافظ صاحب نے راستہ میں پٹنہ اور مونگھیر میں بھی جہاں جماعتیں قائم تھیں قیام فرمایا۔

ایک سبق آموز واقعہ

اس جگہ حضرت حافظ صاحب کا ایک سبق آموز واقعہ بیان کئے بغیر میں آگے نہیں بڑھ سکتا۔ مونگھیر میں ان کے ایک خاص دوست کی لڑکی کی شادی تھی جس کو انہوں نے ایک روپیہ تحفہ دیا بعد میں مونگھیر کے احمدی دوستوں نے ان کو دس روپے نذرانہ دیئے دوران سفر انہوں نے مولوی مبارک علی صاحب کو اس واقعہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ میں آپ کو معرفت کا ایک گر بتاتا ہوں۔ آپ جب کبھی تنگ دست ہو جائیں۔ خدا کے واسطے کچھ صدقہ کر دیں۔ آپ جو رقم بھی صدقہ کریں گے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس کا دس گنا ثواب مل جائے گا۔ میں جب قادیان سے چلا تھا میرے پاس اپنا صرف ایک روپیہ تھا۔ باوجودیکہ اپنے لباس کیلئے کپڑے خریدنے کی ضرورت تھی لیکن بوجہ تنگ دستی خرید نہ سکا۔ میں نے اپنے دوست کی لڑکی کو جو ایک روپیہ تحفہ دیا ایسا کرنا دین کی تعلیم کے مطابق تھا جس کے عوض خدا تعالیٰ نے مجھے دس روپے دے دیئے۔ اب میں آسانی سے کلکتہ میں اپنی ضرورت کی چیزیں خریدلوں گا۔

اس کے بعد وہ کلکتہ ہوتے ہوئے بوگرا پہنچے جہاں سے وگدائیر، میمن سنگھ، ڈھاکہ اور بریسال گئے۔ ان تمام مقامات پر مساجد، پبلک ہال، گھروں وغیرہ میں جلسہ ومحفل اور مجالس تبادلہ خیالات منعقد کر کے وسیع پیمانے پر دعوت الی اللہ کی گئی۔ ہر موقع ومقام پر حافظ صاحب کے علم وفضل اور قابلیت کا رعب چھایا رہا۔ واپسی کے وقت کلکتہ میں جب آپ سے مولانا اکرم خان صاحب کی ملاقات ہوئی۔ تو مولانا صاحب دو چار الفاظ کے سوا آگے کچھ بول نہ سکے۔ اس دورے میں مولوی مبارک علی صاحب حضرت حافظ صاحب کے ہمراہ تھے۔

ان دنوں خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب جو بریسال میں بطور ڈویژنل سکول انسپکٹر مقیم تھے اور ابھی احمدی نہیں ہوئے تھے انہوں نے حضرت حافظ صاحب کی آمد کی خبر پا کر آپ کو بریسال لانے کے لئے مولوی مبارک علی صاحب کے پاس تار و خطوط بھیجے جس پر حضرت حافظ صاحب بریسال تشریف لے گئے۔ آپ کی تقریر سن کر جناب چوہدری صاحب بے حد متاثر ہوئے اور اسی سال قادیان جانے کا ارادہ کرلیا۔ چنانچہ وہ اسی سفر میں کلکتہ سے حضرت حافظ صاحب او رمولوی مبارک علی صاحب کے شریک سفر ہو کر قادیان پہنچے اور جلسہ سالانہ کے بعد حضرت مصلح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

اس موقعہ پر حضور نے مولوی مبارک علی صاحب اور چوہدری ابو الہاشم خان صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ **جب کبھی تم اپنے کسی احمدی دوست یا رشتہ دار کو کمزور دیکھو اس کے پاس جا کر کچھ روز ٹھہرو تم دیکھو گے کہ اس کے نتیجہ میں اس کی کمزوری دور ہو جائے گی۔** مولوی مبارک علی صاحب فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور کے بتائے ہوئے اس نسخہ کو بہت کارگر پایا ہے۔

بعد جلسہ چوہدری ابو الہاشم خان صاحب کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بنگال میں خدمت دین کے لئے ان کے ہمراہ جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری کو بھیجا۔ چوہدری صاحب جب بھی دورہ کیلئے نکلتے جناب حکیم صاحب کو بغرض خدمت دین اپنے ہمراہ رکھتے اور مختلف مقامات پر آپ کے ذریعے سے دعوت الی اللہ کرواتے۔

مولوی مبارک علی صاحب مارچ 1915ء تک قادیان میں رہے اس عرصہ میں وہ انگریزی ترجمۃ القرآن کے بورڈ میں کام کرتے رہے جب وہ قادیان سے واپس آ گئے تو مونگھیری صاحب کو بریسال سے چاٹ گاؤں بلایا اور زور وشور سے دعوت الی اللہ کرنی شروع کر دی مکرم شمس العلماء کمال الدین صاحب جو سپرنٹنڈ نٹ چٹاگانگ مدرسہ تھے اور بعد میں پرنسپل چٹاگانگ کالج اور پھر ڈویژنل انسپکٹر چٹاگانگ ہوئے وہ احمدیت کے بہت مداح ہو گئے۔ دعوت الی اللہ میں مدد کرتے اور مواقع پیدا کر کے مجالس کا انعقاد کرواتے اور غیر از جماعت احباب کو ہمارے جلسوں میں شامل کرواتے تھے۔

پروفیسر عبداللطیف صاحب کی بیعت

ایک مرتبہ مولوی عبدالستار صاحب بی ایل جن کو بعد میں خان بہادر کا خطاب بھی ملا انہوں نے اپنے مکان پر چیدہ چیدہ آدمیوں کی ایک میٹنگ کا انتظام کیا۔ جس میں چار روز تک جناب خلیل احمد صاحب مونگھیری نے لیکچرز دیئے۔ جناب عبداللطیف صاحب جو چٹاگانگ کالج میں عربی و فارسی کے پروفیسر تھے وہ بھی ان اجلاسوں میں شامل ہوئے انہوں نے پہلے روز کچھ سوالات کرنے چاہے لیکن مونگھیری صاحب کے یہ کہنے پر کہ لیکچر ختم ہونے پر سب سوالات کا جواب دوں گا وہ خاموش رہے۔ لیکچر کے اختتام پر انہوں نے کوئی سوال نہیں کیا اور حضرت مسیح موعود کی کتب منگوا کر پڑھنی شروع کر دیں۔ آخر ایک کتاب پڑھ کر وہ بہت متاثر ہوئے۔ اس کے کچھ دنوں بعد ہی بیعت فارم پُر کیا اور انشراح تامہ کے لئے تضرعانہ دعائیں کرنے کے بعد جب قرآن کھولا۔ تو پہلی آیت جو نظر کے سامنے آئی وہ یہ تھی۔

کہ اے ہماری قوم! اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے شخص کی پکار کو قبول کرو اور اس پر ایمان لے آؤ نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور تم کو ایک آنے والے دردناک عذاب سے پناہ دے گا۔

اس آیت کی تلاوت کے بعد ساتھ ہی ان کو انشراح تامہ حاصل ہوگیا اور انہوں نے بیعت فارم ارسال کر دیا۔

پروفیسر عبداللطیف صاحب کی بیعت کے بعد شہر میں ایک شور پڑ گیا۔ مولوی مبارک علی صاحب نے اس موقعہ پر پورا پورا فائدہ اٹھانے کیلئے حضور اقدس کی خدمت میں مرکز سے کچھ علماء اور بزرگان کو بھیجنے کے لئے درخواست کی۔ حضور اقدس نے حضرت مولانا سرور شاہ صاحب، حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور ایک اور صاحب کو بھیجا۔ انہوں نے آ کر دعوت الی اللہ شروع کر دی۔

مخالفین کی شرارتیں

برہمن بڑیہ کے چوہدری امداد علی صاحب جن کا ذکر پہلے آ چکا ہے اور ان بزرگوں کی آمد کی خبر سن کر ان کی خدمت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے باوجود مالی مشکلات کے اپنی بیوی کے زیورات رہن رکھ کر چٹاگانگ آ گئے۔ جس مکان میں ان مہمانوں کی رہائش تھی۔ انہوں نے خود ہی اس کے پہرہ کی ڈیوٹی سنبھال لی اور نہایت ہی مستعدی سے یہ فریضہ سرانجام دینے لگے۔ مگر باوجود اس کے مخالف شرارت پر تلا ہوا تھا مکان کو آگ لگانے میں کامیاب ہو گیا جب مکان کو آگ لگی تو امداد علی صاحب آگ بجھانے کے لئے دیوانہ وار کوشش میں لگ گئے اور دوسروں کو آواز دی تو ان کی آواز پر چند لوگوں نے آ کر امداد کی۔ ان کی کوشش سے مرکز سے آئے ہوئے علماء اور بزرگان بفضل اللہ تعالیٰ اس ہولناک حادثہ سے صحیح وسلامت نکل آئے۔ مگر

باقی صفحہ 5 پر

مکرم چوہدری ناز احمد ناصر صاحب

اٹلی کے شہر ٹیورن کا ایک یادگار معلوماتی سفر

مورخہ 3 مئی 2015ء کو ہمارا کفن مسیح دیکھنے کا پروگرام تھا، چنانچہ ایک گاڑی Bolivia مشن ہاؤس سے روانہ ہوئی، مشن ہاؤس سے ٹیورن کا تین سو سے زیادہ کلومیٹرز کا فاصلہ تقریباً 4 گھنٹے میں طے ہوا۔ خدا کا ایسا کرنا ہوا کہ ہمارے جانے سے چند روز پیشتر وہاں کے مقامی اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی کہ جماعت احمدیہ کا ایک وفد کفن مسیح کی نمائش دیکھنے آ رہا ہے۔ اصل میں نمائش کے اعزازی ڈائریکٹر، جن کی عمر 80 سال سے زیادہ ہے اور جن کے ساتھ جماعت کے اچھے تعلقات بن چکے ہیں اور پانچ سال قبل حضور انور کی آمد پر بھی بہت اچھا پروٹوکول دیا گیا تھا، سے جب نمائش کے دیکھنے کے لئے وفد کی اجازت کے لئے لکھا گیا تو انہوں نے نہ صرف آنے کا وقت بعد دوپہر اڑھائی بجے کا دیا بلکہ ساتھ ہی پریس کو بھی اطلاع دے دی۔

خدا کے فضل سے جماعت کے قافلے کا استقبال پہلے مکرم ڈائریکٹر صاحب اور ان کے ساتھ ایک اہلکار نے کیا اور بعد میں پریس کی طرف سے پرتپاک استقبال ہوا، جس میں اخباروں کے نمائندے اور پریس فوٹوگرافرز اور ویڈیو بنانے والے بھی تھے، جماعت کے دو فوٹوگرافرز اور ویڈیو بنانے کا بھی انتظام تھا۔

عام راستے کو چھوڑ کر ہمیں دوسرے راستہ سے بلڈنگ کے اندر لے گئے، جہاں پہلے کفن مسیح پر ایک فلم دکھائی گئی، جس میں کفن کو حضرت مسیح علیہ السلام کے جسم کے گرد لپیٹنے کے بارہ میں تفصیل سے بتایا اور پھر جہاں جہاں زخم تھے اور ان میں سے خون ٹپک رہا تھا اور کپڑے پر نشان پڑنے کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔ اس کے بعد ایک اور طرف سے، جو صرف VIPs کے لئے مخصوص تھا، سے لے جا کر کفن مسیح کے بالکل سامنے لے گئے، یہ ایک فریم میں ساڑھے چار میٹر سے زیادہ لمبائی اور ڈیڑھ میٹر چوڑائی میں تھا اور سطح زمین سے تقریباً دو میٹر اونچا تھا، ڈائریکٹر صاحب ہمہ وقت ہمارے ساتھ رہے اور مختلف سوالوں کے جوابات دیتے رہے۔ بعد میں کفن کی تاریخ کے بارہ میں بتایا کہ پہلی تین صدیوں کی تاریخ کا علم نہیں، بعد میں یہ استنبول ترکی میں لمبا عرصہ رہا اور پھر وہاں سے ٹورین کے بادشاہ کی ملکیت میں آیا، جس نے بعد میں اسے چرچ کے حوالے کر دیا اور چرچ نے بھی اسے اسی شہر میں رکھنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ گزشتہ تین صدیوں سے یہ یہاں ہی ہے۔

باہر نکلنے پر پریس کے لوگ پھر منتظر تھے، چنانچہ انہوں نے مکرم عبدالمومن طاہر صاحب کا نمائش کے بارہ میں تاثرات پر مشتمل انٹرویو لیا۔ انہوں نے بتایا کہ ایک خدا کے پیارے نبی پر اتنا ظلم ہوتا دیکھ کر بہت دکھ اور تکلیف ہوئی ہے۔ ان کو بتایا گیا کہ دین حق کی تعلیم مکمل ہی نہیں ہوتی جب تک حضرت عیسیٰ پر ایمان نہ ہو۔ دین حق کی امن کی تعلیم کا بھی اختصار کے ساتھ ذکر ہوا۔

کفن مسیح کی زیارت اور پریس انٹرویو کے بعد مکرم ڈائریکٹر صاحب ہمیں ملحقہ کیتھولک یونیورسٹی اور اس کی لائبریری دکھانے کے لئے لے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ اس لائبریری میں کم و بیش اڑھائی لاکھ کتب ہیں جو بڑے بڑے اور اونچے اونچے ریکس بنا کر رکھی گئی تھیں۔ ہمارے پوچھنے پر کہ لائبریری میں کوئی اسلام سے متعلق کتاب بھی ہے تو لائبریرین صاحب نے بتایا کہ ہاں ہیں لیکن پیچھے رکھی ہوئی ہیں۔ انہوں نے صرف ایک آدمی کو ساتھ لے کر جانے کا کہا، جس پر مکرم عبدالمومن طاہر صاحب کو ہی وفد کی طرف سے بھیجا گیا۔ واپسی پر انہوں نے بتایا کہ تفسیر کبیر کی عربی ترجمے کے ساتھ ساری جلدیں اور تفسیر صغیر کا نسخہ وہاں موجود تھا۔ ان کو لائبریری کے اٹالین زبان میں جماعتی لٹریچر کے رکھنے کی درخواست کی گئی، جسے انہوں نے شکریے کے ساتھ قبول کیا۔

مکرم ڈائریکٹر صاحب کافی پلانے کے لئے ایک اور جگہ لے کر گئے، جہاں بعض قیمتی سینریز بھی رکھی ہوئی تھیں اور بادشاہ کے ڈرائنگ روم کے فرنیچر اور بعض برتنوں کو بھی رکھا گیا تھا۔ یہاں بھی ڈائریکٹر صاحب ہمارے ساتھ رہے اور مختلف سوالوں کے جوابات دیتے رہے۔

ہمارے فوٹوگرافر اور ویڈیو کیمرے والے ساتھ ساتھ فوٹو اور فلمیں بناتے رہے، آخر میں ڈائریکٹر صاحب نے باہر آ کر ہمارے گروپ فوٹو بنوائے اور ہم ان کا شکریہ ادا کر کے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ان کے ساتھ گزار کر واپس اپنی اگلی منزل کی طرف نکل گئے۔ یہاں پر بادشاہ کا محل اور باقی عمارتیں اب چرچ کے پاس ہی ہیں، جن میں سے ایک میں کفن مسیح رکھا گیا ہے، ایک میں لائبریری اور یونیورسٹی ہے اور بعض اور عمارتوں میں مختلف دفاتر ہیں۔ دکانوں پر بھی اس کپڑے سے لی گئی تصاویر اور کتابیں دیکھنے میں آئیں۔

پریس اور میڈیا کے نمائندوں نے جو تصاویر اور انٹرویوز لئے تھے، اسی شام TV اور دوسرے دن کے اخبارات میں اس دورے کے بارہ میں نہایت اچھے انداز میں تذکرہ ہوا۔

کفن مسیح کی زیارت کے بعد تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت پر ایک عرب احمدی کا گھر تھا، اس کے پاس گئے۔ اس نے بہت اخلاص کا مظاہر کیا اور چائے کافی سے تواضع کی۔ تین عرب نوجوانوں کے پاس میلان میں گئے، کھانا ان کے پاس کھایا اور نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں۔ رات آرام کر کے میلان کے جماعت کے صدر کے گھر گئے، وہاں رات گزار کر اور صبح کا ناشتہ کر کے دوبارہ دو عرب خاندانوں کے پاس گئے، جو ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے، اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے اور جماعت کا مفید اور فعال حصہ بنائے۔ جماعت اٹلی میں پاکستانیوں کے علاوہ عرب، افریقن، بنگالی بھی ہیں، ساری جماعت غربت کے باوجود بہت مخلص ہے۔ جلسہ اٹلی میں بھی چاروں زبانوں میں تقاریر یا ان کے ترجمے ہوتے رہے اور سب میں اخلاص دیکھا۔

بقیہ از صفحہ 4: بنگلہ دیش میں احمدیت

چوہدری امداد علی صاحب کے دونوں ہاتھ جل گئے۔ واقعی ایثار و اخلاص اور فرض شناسی کا یہ ایک نہایت قابل قدر نمونہ ہے۔ اس افسوسناک واقعہ کے بعد مخالفت کا زور بہت بڑھ گیا۔ آمد و رفت دشوار ہو گئی۔ اندریں حالات وہ برہمن بڑیہ ہو کر واپس قادیان تشریف لے گئے۔

نومبر 1913ء میں علاقہ برہمن بڑیہ کے تیرہ چودہ سال کا ایک نوجوان لڑکا غلام مولیٰ خادم جو نویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ مولانا سید عبدالواحد صاحب اور مولوی مبارک علی صاحب کی زبانی احمدیت کا ذکر سن کر شوق سے بے تاب ہو کر گھر میں کسی کو بتائے بغیر اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے تحت قادیان پہنچ گیا اور حضرت خلیفہ اول کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہو گیا۔

قابل ذکر نوجوان

ان کی واپسی کے بعد ان کے اس طرح پر احمدی ہو جانے سے متاثر ہو کر ان کے خاندان اور گرد و نواح کے چند قابل ذکر نوجوانوں اور معروف لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ جیسے غلام حسین خان صاحب اور زین الحسین خان صاحب جو چوہدری مظفر الدین صاحب بی۔ اے کے جد امجد تھے۔ ان کے بعد چودھری مظفر الدین صاحب دولت احمد خان صاحب خادم۔ غلام صمدانی صاحب خادم۔ جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب اور مولوی ظل الرحمٰن صاحب بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ان سب احباب نے آگے چل کر سلسلہ کی بہت خدمت کی۔ انہی میں سے صوفی مطیع الرحمٰن صاحب زندگی وقف کر کے قادیان گئے اور انہوں نے بطور مربی امریکہ میں تقریباً 27 برس دعوت الی اللہ کی اور اس کے بعد تادم آخر ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر رہے۔ اسی طرح ان کے بڑے بھائی مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے بھی زندگی وقف کر کے ایک طویل عرصہ بطور مربی بنگال میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

☆............☆............☆

کلونجی کے فوائد

کلونجی ایک قسم کی گھاس کا بیج ہے۔ اس کا پودا سونف سے مشابہ، خودرو اور تقریباً سوا فٹ بلند ہوتا ہے۔ کلونجی کی فصل حاصل کرنے کے لئے اس کی باقاعدہ کاشت کی جاتی ہے۔ اس کے پھول زردی مائل، بیجوں کا رنگ سیاہ اور شکل پیاز کے بیجوں سے ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ انہیں پیاز کا بیج سمجھتے ہیں۔ اصلی کلونجی کی پہچان یہ ہے کہ اگر اسے سفید کاغذ میں لپیٹ کر رکھیں تو اس پر چکنائی کے داغ لگ جاتے ہیں۔ ہر شاخ کے اوپر سیاہ دانے دار بیج ہوتے ہیں۔ اسی بیج کے حصول کے لئے بھارت، بنگلہ دیش، ترکی وغیرہ میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ کلونجی کے ان بیجوں کی خصوصی مہک ہوتی ہے۔ اسے ادویات کے علاوہ کھانے اور اچار وغیرہ میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ غرض یہ کہ کلونجی کھانے میں ذائقہ بھی پیدا کرتی ہے اور سینکڑوں بیماریوں میں شفا بھی ہے۔ اس کے کچھ فوائد حسب ذیل ہیں۔

☆ کلونجی کا تیل، جوش دے کر نیم گرم سر پر لگانے سے نزلہ، زکام اور سر درد دور ہو جاتا ہے۔

☆ کلونجی کھانے سے بدن کی خشکی دور ہو جاتی ہے۔

☆ کلونجی کا تیل بدن پر لگانے سے تل ختم ہو جاتے ہیں۔

☆ پانی میں پسی ہوئی کلونجی کے غرارے کرنے سے دانت کا درد دور ہو جاتا ہے۔

☆ کلونجی کا تیل خارش والی جگہ پر لگانے سے خارش دور ہو جاتی ہے۔

☆ کلونجی اور آدھا حصہ کالا نمک ملا کر کھانے سے پیٹ کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

☆ کلونجی کا تیل اور تل کا تیل ملا کر کان میں ڈالنے سے کان کا درد دور ہو جاتا ہے۔

☆ کلونجی گرم اور سرد دونوں طرح کے امراض میں مفید ہے۔ کلونجی نظام ہضم کی اصلاح کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔

☆ وہ لوگ جنہیں کھانے کے بعد پیٹ میں بھاری پن، گیس یا ریاح سے بھر جانے اور اپھارے کی شکایت محسوس ہوتی ہے وہ کلونجی کا سفوف تین گرام کھانے کے بعد استعمال کریں تو نہ صرف یہ شکایت جاتی رہے گی بلکہ معدے کی اصلاح بھی ہو گی۔

☆ کلونجی کو سرکے کے ساتھ ملا کر کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔

☆ سردیوں کے موسم میں جب تھوڑی سی سردی لگنے سے زکام ہونے لگتا ہے تو ایسی صورت میں کلونجی کو بھون کر باریک پیس لیں اور کپڑے کی پوٹلی بنا کر بار بار سونگھیں اس سے زکام دور ہو جاتا ہے۔

☆ چھینکیں آنے کی صورت میں کلونجی بھون کر باریک پیس کر روغن زیتون میں ملا کر اس کے تین چار قطرے ناک میں ٹپکانے سے چھینکیں جاتی رہیں گی۔

☆ جلد پر زخم ہونے کی صورت میں کلونجی کو توے پر بھون کر روغن مہندی میں ملا کر لگانے سے نہ صرف زخم مندمل ہو جاتے ہیں بلکہ نشان دھبے بھی چلے جاتے ہیں۔ (ملٹی نیوز 27 دسمبر 2015ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر122958 میں Abdul Qahar

ولد Abdul Salam قوم...... پیشہ مبلغ مشنری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Head Quaters ضلع وملک نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18جون 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 25200Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Qahar گواہ شد نمبر1۔ Yusuff s/o Alabi گواہ شد نمبر2۔ Abdul Razzaq s/o Fitoki

مسل نمبر122959 میں Mujibat

زوجہ Akintoye قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 65سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bariga ضلع وملک نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 26مارچ 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 20ہزار Naira ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Mujibat گواہ شد نمبر1۔ Abdul Majeed s/o Aleleke گواہ شد نمبر2۔ Luqman s/o Yaqoub

مسل نمبر122960 میں Abdur Rahmaan

ولد Adewale قوم...... پیشہ مبلغ / مشنری عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Head Quarters ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18جون 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 25200Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdur Rahmaan گواہ شد نمبر1۔ Abdul Khaleque s/o Yusuff گواہ شد نمبر2۔ Abdur Razzaq s/o Atolai

مسل نمبر122961 میں Ibarahim

ولد Ojediran قوم...... پیشہ ملازمت عمر39سال بیعت1994ءساکن Mowe ضلع وملک نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 14مئی 2015ءمیں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 40ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ibarhim گواہ شد نمبر1۔ Razaq s/o Abd Rasheed گواہ شد نمبر2۔ Ahmad s/o Abd Raheem

مسل نمبر122962 میں Hikmah

زوجہ Fashina قوم...... پیشہ استاد عمر30سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ijede ضلع وملک نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 26ہزار Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Hikmah گواہ شد نمبر1۔ Saheed s/o Mikail گواہ شد نمبر2۔ Hassan s/o Akinzola

مسل نمبر122963 میں Abdul Khalique

ولد Yusuff قوم...... پیشہ مبلغ/مشنری عمر21سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Head Quarters ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 18جون 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 25200Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Khaleque گواہ شد نمبر1۔ Ridwanullah s/o Yusuff گواہ شد نمبر2۔ Abdur Razzaq s/o AtoKi

مسل نمبر122964 میں Abdur Razzaq

ولد Atoki قوم...... پیشہ مبلغ / مشنری عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Head Quarters ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 18جون 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 25200Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdur Razzaq گواہ شد نمبر1۔ Abdul Khalique s/o Yusuff گواہ شد نمبر2۔ Basit s/o Sulaiman

مسل نمبر122965 میں Abdul Basit

ولد Yusuff قوم...... پیشہ مبلغ/مشنری عمر21سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Head Quarters ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 18جون 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 25200Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Basit گواہ شد نمبر1۔ Abdul Razzaq s/o Atoki گواہ شد نمبر2۔ Abdul Qahar s/o Abdul Salam

مسل نمبر122966 میں Khadija

زوجہ Aliu قوم...... پیشہ استاد عمر50سال بیعت 1988ءساکن Ibeshe Ibeshe ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم اگست 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) پلاٹ 2لاکھ Naira (2)پلاٹ25ہزار Naira (3)حق مہر 9ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 94ہزار Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Khadija گواہ شد نمبر1۔ Saheed s/o Mikail گواہ شد نمبر2۔ Ibrahim s/o Adejimi

مسل نمبر122967 میں Awawu

زوجہ Salaudeen قوم...... پیشہ خانہ داری عمر66 سال بیعت 1970ء ساکن Oke Magba ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 10 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1)حق مہر 5ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 5ہزار Naira ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Awawu گواہ شد نمبر1۔ Abd Muneer s/o Salaudeen گواہ شد نمبر2۔ Br Mahmud s/o Abdullah

مسل نمبر122968 میں Rofiat

زوجہ Al Hassan قوم...... پیشہ سول ملازمت عمر32سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ede ضلع وملک نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 14مارچ 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1)حق مہر 45ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 22ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Rofiat گواہ شد نمبر1۔ Salih Adisa s/o Pelerijo گواہ شد نمبر2۔ Dauda s/o Raheem

مسل نمبر122969 میں Ismail

ولد Adeniyi قوم...... پیشہ کاروبار عمر43سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ado Ekiti ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20فروری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 15ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Ismail گواہ شد نمبر1۔ A. Waheed s/o Oladipupo گواہ شد نمبر2۔ Noorodeen s/o Jubreel

مسل نمبر122970 میں Bashirudden

ولد Abdul Kareem قوم ...... پیشہ...... عمر37سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Odota Airport ضلع وملک نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15راگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Bashirudden گواہ شد نمبر1۔ A. Waheed s/o Olodipupo گواہ شد نمبر2۔ Abdul Hameed s/o Salaudeen

مسل نمبر122971 میں Ahmad

ولد Akanbi قوم...... پیشہ طالب علم عمر23سال بیعت 2000ءساکن Mushin ضلع وملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19راگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ahmad گواہ شد نمبر1۔ Abdul Qahhar s/o Olowoham گواہ شد نمبر2۔ Abdur Raheem s/o Bello

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

❁ مکرم احمد فراز صاحب ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خدائے بزرگ و برتر نے خاکسار کو مورخہ 11 فروری 2016ء کو محض اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام تمثیل احمد عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شمولیت کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ نومولود حضرت میاں پیر محمد صاحب اور حضرت کریم بخش صاحب رفقاء حضرت اقدس مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور دینی او ردنیوی حسنات سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم پیر قیصر نسیم نوشاہی صاحب کارکن نور العین بلڈ بینک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ نصرت سلطانہ نسیم صاحبہ زوجہ مکرم پیر شعبان احمد نسیم نوشاہی صاحب مرحوم سابقہ سیکرٹری مال شہر گوجرانوالہ مورخہ 19/اپریل 2016ء کو امیر پارک گوجرانوالہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں ۔ مرحومہ ایک نیک فطرت ، نماز پنجگانہ کی پابند، تہجد گزار، نظام جماعت کی فرمانبردار، خلافت سے گہری محبت تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ ایک لمبا عرصہ بطور جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ خدمات سر انجام دیتی رہیں۔ مرحومہ کے خاندان میں حضرت حافظ روشن علی صاحب، حضرت پیر برکت علی صاحب، حضرت پیر دولت علی صاحب اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب وزیر آبادی جیسی ہستیوں کو امام وقت کو پہچاننے اور بیعت کرنے کی سعادت ملی۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مورخہ 19/اپریل کو امیر پارک گوجرانوالہ میں بعد نماز ظہر نماز جنازہ ادا کی گئی۔ پھر تدفین کیلئے میت ربوہ لائی گئی۔ بعد از نماز مغرب مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ بیت المبارک میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر میجر جنرل محمد مسعود الحسن نوری صاحب ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم پیر فرخ نسیم نوشاہی صاحب انجینئر مقیم گوجرانوالہ، مکرم پیر خرم نسیم نوشاہی صاحب کیتھ لیب ٹیلنیشن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ، خاکسار، تین پوتے اور چھ پوتیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں مقام دے اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔ آمین

عشرہ وصیت ۔ احمد نگر

❁ مکرم ساجد منور صاحب سیکرٹری وصایا احمد نگر تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے شعبہ وصیت جماعت احمدیہ احمد نگر کو مورخہ 8 تا 17/اپریل 2016ء عشرہ وصیت منانے کی توفیق ملی۔ عشرہ کا آغاز انفرادی نماز تہجد سے کیا گیا۔ عشرہ کو کامیاب بنانے کیلئے متعدد دورے اور بیت الذکر میں دروس دیئے گئے۔ اس عشرہ کے اختتام پر مورخہ 18/اپریل کو ایک سیمینار بعنوان وصیت ایک احمدی کی علامت منعقد کیا گیا جس کی صدارت محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم محمد افضل فہیم صاحب سیکرٹری وصایا ربوہ نے بعنوان حضرت مسیح موعود کی موصیان کیلئے دعائیں اور توقعات پر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے رپورٹ عشرہ پیش کی اور اس عشرہ میں نمایاں کام کرنے والے معاونین میں انعامات تقسیم کئے۔ نیز حضور انور کی نفلی روزوں کی مبارک تحریک میں شامل ہونے والے انصار، خدام میں بھی انعامات تقسیم کئے۔ ان میں سے ایک طفل مکرم سفیر احمد صاحب بھی تھے جنہوں نے 9 میں سے 8 روزے رکھے۔ ایک نظم کے بعد صدر مجلس نے اپنی تقریر بعنوان وصیت ایک احمدی مومن کی علامت پر کی۔ پروگرام کے بعد ہی چار مزید افراد نظام وصیت میں شامل ہوگئے۔

سیمینار کے آخر پر مکرم احمد علی صاحب صدر جماعت احمد نگر نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔ اس سیمینار میں 273۔ افراد شامل ہوئے۔ اس موقع پر ایک نمائش کا بھی انتظام کیا گیا تھا جس میں مجلس موصیان احمد نگر کی مختلف مواقع پر کارکردگیوں اور معلوماتی دوروں کو تصویری شکل میں پیش کیا گیا۔ اس عشرہ کے آغاز میں خاکسار نے حضور انور کی خدمت اقدس میں نظام وصیت میں شامل ہونے کیلئے 25 نئے موصیان بننے کی درخواست دعا کی تھی۔ حضور انور کی دعا سے اس پروگرام کے اختتام تک اللہ تعالیٰ نے 30 نئے موصیان اس بابرکت نظام کیلئے عطا فرما دیئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ خلافت احمدیہ کے ساتھ اطاعت و وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے ۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرما دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات میں حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

فون نمبرز: **0092 47 6215 448**

0092 47 6212 473

موبائل نمبر: **0333 6706649**

Email: info@nazarattaleem.org

Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

اعلان دار القضاء

(مکرم احمد محمود خان صاحب

ترکہ مکرم راجہ محمد یعقوب خان صاحب)

❁ مکرم احمد محمود خان صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم راجہ محمد یعقوب خان صاحب ولد مکرم راجہ مدد خان صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کا اکاؤنٹ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں موجود ہے۔ جس کا امانت نمبر 373809 ہے۔ ان کے اکاؤنٹ میں اس وقت کل -/27,377 روپے موجود ہیں ۔ لہٰذا یہ رقم مد شرط اول وصیت میں جمع کروادی جائے خاکسار اور دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم احمد محمود خان صاحب (بیٹا)
2۔ مکرمہ فوزیہ طارق صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم احمد زبیر خان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

احمدی نابینا افراد متوجہ ہوں

❁ مجلس نابینا ربوہ ایک عرصہ سے احمدی نابینا افراد کی فلاح و بہبود اور معاشرے میں فعال کردار ادا کرنے کے قابل بنانے کیلئے سرگرم عمل ہے۔ جس کے نتیجہ میں متعدد نابینا افراد معذور بننے کی بجائے اپنے اور اپنے خاندان کا بوجھ اٹھانے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اس تنظیم کے اہم کاموں میں یہ بھی شامل ہے کہ اپنے بھائیوں کو ہمہ وقت مفید وجود بنانے اور ان کی احساس کمتری کو دور کرنے کیلئے مختلف تقریبات، مقابلہ جات اور دیگر دلچسپی کے پروگرامز کا انعقاد کرتی ہے۔ نیز ہنر سکھانے کی کلاسز بھی لگائی جاتی ہیں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان بھر کے تمام احمدی نابینا افراد جو تا حال اس مفید تنظیم سے منسلک نہیں ہوئے وہ جلد از جلد اس سے وابستہ ہوں اور اپنے آپ کو گمنامی کی زندگی سے نکال کر کوئی نہ کوئی ہنر سیکھیں اور اپنے آپ کو منوائیں۔ مجلس نابینا کا دفتر خلافت لائبریری ربوہ میں قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (صدر مجلس نابینا ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

29۔اپریل 2016ء

5:05 am عالمی خبریں
5:25 am تلاوت قرآن کریم
5:40 am درس
6:00 am یسرنا القرآن
6:30 am حضور انور کا پولیس کانگریس سے خطاب یکم جولائی 2012ء
7:00 am سپینش سروس
7:30 am پشتو مذاکرہ
8:10 am علم الابدان
8:30 am ترجمۃ القرآن کلاس
9:20 am علم الابدان
9:50 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
12:00 pm حضور انور کا خطاب
1:20 pm راہ ہدیٰ
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm دینی و فقہی مسائل
5:00 pm خطبہ جمعہ Live
6:35 pm تلاوت قرآن کریم
6:50 pm سیرت النبی ﷺ
7:35 pm Shotter Shondhane
8:35 pm سلطان آف سائنس
9:20 pm خطبہ جمعہ 29۔اپریل 2016ء
10:35 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:25 pm حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب

30۔اپریل 2016ء

12:40 am اوپن فورم
1:20 am دینی و فقہی مسائل
2:00 am خطبہ جمعہ 29۔اپریل 2016ء
3:20 am راہ ہدیٰ
5:05 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:30 am یسرنا القرآن
5:55 am حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
7:10 am خطبہ جمعہ 29۔اپریل 2016ء
8:15 am راہ ہدیٰ
9:50 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:10 am منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
11:40 am الترتیل
12:00 pm حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب 14جون 2014ء
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm سٹوری ٹائم
2:00 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ 29۔اپریل 2016ء
5:15 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm الترتیل
6:00 pm انتخاب سخن Live
7:00 pm بنگلہ سروس
8:05 pm میدان عمل کی کہانی
9:00 pm راہ ہدیٰ Live
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب

یکم مئی 2016ء

12:30 am فیتھ میٹرز
1:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am راہ ہدیٰ
3:35 am سٹوری ٹائم
3:50 am خطبہ جمعہ 29۔اپریل 2016ء
5:05 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:30 am منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
6:00 am الترتیل
6:30 am حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
7:30 am سٹوری ٹائم
7:50 am خطبہ جمعہ 29۔اپریل 2016ء
9:00 am The Bigger Picture
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:10 am آؤحسن یار کی باتیں کریں
11:20 am یسرنا القرآن
11:45 am گلشن وقف نو
12:50 pm فیتھ میٹرز
2:00 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس

انسانی صحت کا راز ورزش میں پوشیدہ ہے

کینیڈین سائنسدانوں کے مطابق جو افراد اپنی جوانی میں ایتھلیٹ رہے یا ادھیڑ عمری میں باقاعدہ ورزش کرتے رہے ہیں ان کے عضلات اور پٹھے، جوان رہتے ہیں اور عمر کے آخری حصے تک ان کی یہ حیثیت برقرار رہتی ہے۔ ایک تحقیق میں دنیا کے بہترین ایتھلیٹ کا موازنہ ان کے ہم عمر ایسے افراد سے کیا گیا جو ورزش نہیں کرتے اور پھر یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ ایتھلیٹ بڑھاپے میں دوسرے بوڑھوں کے مقابلے میں زیادہ جوان نظر آتے ہیں، جب کہ ان کے پٹھے بھی دوسروں سے زیادہ مضبوط اور بہتر رہتے ہیں۔ ایتھلیٹ کے عالمی چیمپئن رہنے والوں کی ٹانگیں 80 اور 90 سال کی عمر میں بھی طاقتور رہتی ہیں جبکہ ایک عام انسان کے مقابلے میں ان کے پٹھوں کا گوشت 14 فیصد زیادہ ہوتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 5 اپریل 2016ء)

4:00 pm خطبہ جمعہ 9 جنوری 2015ء (سپینش ترجمہ)
5:10 pm تلاوت قرآن کریم
5:25 pm یسرنا القرآن
5:55 pm خطبہ جمعہ 29۔اپریل 2016ء
7:05 pm Shotter Shondhane
8:05 pm گلشن وقف نو (اطفال الاحمدیہ)
9:10 pm گفتگو
9:30 pm کڈز ٹائم
10:15 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:25 pm گلشن وقف نو (اطفال الاحمدیہ)

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 27 اپریل

طلوع فجر	3:59
طلوع آفتاب	5:25
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:48
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	37 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	21 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

27۔اپریل 2016ء

6:25 am گلشن وقف نو
9:55 am لقاء مع العرب
12:00 pm حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب 14 جون 2014ء
1:50 pm سوال و جواب
6:00 pm خطبہ جمعہ 28 مئی 2010ء
8:05 pm دینی و فقہی مسائل
11:20 pm حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب

مکان برائے فروخت

مکان نمبر 8/34 دارالعلوم شرقی نور ربوہ بالمقابل بیت النور برقبہ 10 مرلہ جس میں 3 بیڈروم مع مزید مشتمل کھلا ہوا دار بیٹھے پانی، بجلی، گیس کی سہولیات موجود ہیں۔

رابطہ: 03336706649,03356052049

Warda
فیبرکس
گرمی آئی لان لائی
لان ہی لان
تمام لان انتہائی مناسب ریٹ پر حاصل کریں۔

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

FR-10

”زیبائش کولیکشن“

کی 21ویں ششماہی نمائش موسم گرما کی آمد پر لیڈیز پارٹی ویئر برائیڈل ویئر اور لان سوٹ انتہائی مناسب دام پر
بروز پیر 2 مئی 2016ء
مقام 1/13 دارالعلوم غربی حلقہ سلام
اوقات: 9:30 بجے تا 6:30 شام
نوٹ: نمائش کے بعد بھی سیل جاری رہے گی۔
رابطہ: Zebaishcollection@hotmail.com
Facebook ID zebaiscollection

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD
State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com